ابوثاقب محمد صفدر حضروی

نماز وتر پڑھنے کا طریقہ

''آپ کہہ دیجئے کہ یہی (دین اسلام) میرا راہ ہے میں اور میرے ماننے والے، لوگوں کو اللہ کی طرف دلیل و برہان کی روشنی میں بلاتے ہیں'' [یوسف:۱۰۸]

''تا کہ جو ہلاک ہو، دلیل کے ساتھ ہلاک ہو اور جو زندہ رہے دلیل سے زندہ رہے'' [الانفال:۴۲]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

۱: ''اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے'' [بخاری:۶۴۱۰، مسلم:۲۶۷۷]

۲: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر ایک رکعت ہے رات کے آخری حصہ میں سے'' [مسلم:۷۵۲]

۳: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو، دو رکعتیں ہیں۔ جب صبح (صادق) ہونے کا خطرہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لو۔ یہ ایک (رکعت پہلی ساری) نماز کو طاق بنا دیگی'' [بخاری:۹۹۰، ۹۹۳ مسلم:۷۴۹]

۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر پڑھتے (آخری) دو رکعتوں اور ایک رکعت کے درمیان (سلام پھیر کر) بات چیت بھی کرتے'' [ابن ماجہ: ۱۱۷۷، مصنف ابن ابی شیبہ: ۲/۲۹۱]

۵: ''ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے فجر تک گیارہ رکعتیں پڑھتے ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر پڑھتے'' [مسلم:۷۳۶]

۶: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر ہر مسلمان پر حق ہے پس جسکی مرضی ہو پانچ وتر پڑھے اور جس کی مرضی ہو تین وتر پڑھے اور جس کی مرضی ہو ایک وتر پڑھے'' [ابوداوٗد:۱۴۲۲، نسائی:۱۷۱۰، ابن ماجہ:۱۱۹۰، صحیح ابن حبان:۶۷۰، مستدرک ۱/۳۰۲ وغیرہ]

تین رکعت وتر پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیں۔ پھر ایک رکعت وتر پڑھیں جیسا کہ احادیث مبارکہ میں آیا ہے۔ [دیکھئے مسلم: ۷۵۲، ۷۳۶، ۷۶۵، ۷۶۹، بخاری: ۶۲۶، ۹۹۰، ۹۹۳، ۹۹۴، ۲۰۱۳، ابن ماجہ: ۱۱۷۷، نسائی ۱۶۹۸ صحیح ابن حبان: ۶۷۸ صحیح ابن حبان الاحسان ۴/۷۰، ۲۴۲۶ وغیرہ]

http://www.quransunnah.com - Islamic Book and Lectures Online

not found.

۷: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے وتر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ وتر ایک رکعت ہے آخر شب میں اور پوچھا گیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے تو انہوں نے بھی اسی طرح کہا۔[مسلم:۷۵۳]

۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔[بخاری: ۹۹۱،طحاوی: ۱۵۴۹، ۱۵۵۱، آثار السنن ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲]

۹: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔[بخاری: ۳۷۶۴،۳۷۶۵،آثار السنن ۶۰۳]

۱۰: سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔[بخاری: ۶۳۵۶،طحاوی: ۱۶۳۴، آثار السنن: ۶۰۵، ۶۰۶،وغیرہ]

۱۱: امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔[دار قطنی: ۱۶۵۷،طحاوی ۱۶۳۱، آثار السنن ۶۰۴]

۱۲: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص آخر رات میں نہ اٹھ سکے تو وہ اول شب وتر پڑھ لے اور جو آخر رات اٹھ سکے وہ آخر رات وتر پڑھے کیونکہ آخر رات کی نماز افضل ہے۔[مسلم: ۷۵۵]

۱۳: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رات، رات کے وسط اور پچھلی رات (یعنی) رات کے ہر حصہ میں نماز پڑھی۔[بخاری: ۹۹۶، ۷۵۵]

۱۴: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک رات میں دو بار وتر پڑھنا جائز نہیں۔[ابوداؤد ۱۴۳۹، ابن خزیمہ ۱۱۰۱، ابن حبان ۶۷۱،وغیرہ]

۱۵: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کو اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ۔[مسلم: ۷۵۱]

اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو وتر کے بعد رات کو اٹھ کر تہجد پڑھتے ہیں۔

۱۶: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین وتر (اکٹھے) نہ پڑھو، پانچ یا سات وتر پڑھو۔ اور مغرب کی مشابہت نہ کرو۔[دار قطنی نمبر ۱۶۳۴، ابن حبان ۶۸۰، آثار السنن ۵۹۱، ۵۹۲ وغیرہ]

اس کے برعکس بعض حضرات نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ ایک رکعت وتر پڑھنا جائز نہیں ہے۔[دیکھئے علم الفقہ ص ۱۸۲ از عبدالشکور لکھنوی دیوبندی]

دیوبندیوں کے مفتیِ اعظم عزیز الرحمٰن (دیوبندی) نے فتویٰ دیا ہے ''کہ ایک رکعت وتر پڑھنے والے امام کے پیچھے نماز حتی الوسع نہ پڑھیں۔ کیونکہ وہ غیر مقلد معلوم ہوتا ہے اور اس شخص کا امام بنانا اچھا نہیں ہے؟''

[دیکھئے فتاویٰ دار العلوم دیوبند ج ۳ ص ۱۵۴ سوال نمبر ۷۰۷، مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان]

حرمین شریفین میں بھی امام ایک رکعت وتر پڑھاتے ہیں۔ اب ان حجاج کرام کی نمازوں کا کیا ہوگا؟ اور اس فتویٰ کی زد

میں کون سی شخصیات آتی ہیں؟ جبکہ جناب خلیل احمد سہارنپوری (دیوبندی) صاحب انوار ساطعہ کے بدعتی مولوی پر رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''وتر کی ایک رکعت احادیث صحاح میں موجود ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہما اس مقر۔ اور امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ کا وہ مذھب۔ پھر اس پر طعن کرنا مؤلف کا ان سب پر طعن ہے۔ کہو اب ایمان کا کیا ٹھکانا، [براہین قاطعہ ص ۷]

یہ فریق مخالف کی کتب کے ہم حوالے اس لیے دیتے ہیں تا کہ ان پر حجت تمام ہو جائے۔ اور ویسے بھی ہر فریق کے لیے اس کی کتاب یا اپنے اکابرین کی کتاب اس پر حجت ہے۔ [دیکھئے بخاری، ۳۶۳۵، مسلم: ۱۶۹۹]

جب تک وہ اس سے برأت کا اظہار نہ کرے۔

جو حضرات تین وتر اکٹھے پڑھتے ہیں وہ اصلاح کر لیں اور اپنے علماء سے اس کی دلیل طلب کریں کہ کونسی صحیح حدیث میں تین وتر اکٹھے پڑھنا آیا ہے۔ جن روایات میں ایک سلام سے تین رکعتوں کا ذکر آیا ہے وہ سب بلحاظِ سند ضعیف ہیں۔ بعض میں قتادہ رحمہ اللہ مدلس ہے اور مدلس کی ''عن'' والی روایت صحیح نہیں ہوتی۔ جب تک وہ سماع کی صراحت نہ کرے یا پھر کوئی دوسرا ثقہ راوی اس کی متابعت نہ کرے (تاہم بعض صحابہ کرام سے تین وتر اکٹھے پڑھنا ثابت ہے)

یاد رہے کہ صحیحین میں تدلیس مضر نہیں وہ دوسرے طرق سے سماع پر محمول ہے۔ [دیکھئے خزائن السنن ص ۱ حصہ اول، ازالۃ الریب ص ۲۳۷ از جناب سرفراز خان صفدر دیوبندی، حقائق السنن ص ۱۵۶، ۱۶۱، وغیرہ]

تاہم اگر کوئی ان ضعیف روایات (اور آثار) پر عمل کرنا چاہے تو دوسری رکعت میں تشہد کے لیے نہیں بیٹھے گا۔ بلکہ صرف آخری رکعت میں ہی تشہد کے لیے بیٹھے گا۔ جیسا کہ السنن الکبریٰ للبیہقی وغیرہ میں قتادہ کی روایت میں ہے۔

زاد المعاد ص ۳۳۰ ج ۱ اور مسند احمد ص ۱۵۵ ج ۵ والی روایت '' لا فصل فیھن'' یزید بن یعمر کے ضعف اور حسن بصری رحمہ اللہ کے عنعنہ (دو علتوں) کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دو تشہد اور تین وتر والی مرفوع روایت بلحاظِ سند موضوع و باطل ہے۔ دیکھئے الاستیعاب ص ۴۷۱ ج ۴ ترجمہ ام عبد بنت اسود، میزان الاعتدال وغیرہما۔ اس کے بنیادی راوی حفص بن سلیمان القاری اور ابان بن ابی عیاش ہیں۔ دونوں متروک و متہم ہیں۔ نیچے کی سند غائب ہے۔ اور ایک مدلس کا عنعنہ بھی ہے۔ اتنے شدید ضعف کے باوجود ''حدیث و اہلحدیث'' کے مصنف نے اس موضوع (جھوٹی) روایت سے استدلال کیا ہے۔ دیکھئے کتاب مذکور ص ۵۶۳، نمبر ۲۲ طبع مئی ۱۹۹۳ء تفصیل کے لئے دیکھیں ھدیۃ المسلمین (ص ۵۶)

محترم بھائیو! اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں سخت وعید فرمائی ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ ''ان لوگوں کو ڈرنا چاہیے جو آپ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ کہیں

ان پر فتنہ (شرک وکفر) اور دردناک عذاب آنہ جائے۔'' [سورۃ النور ۶۳] مومن کی تو یہ شان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان آجائے تو سرِ تسلیم خم کردے۔ اس کا عمل اگر پہلے خلاف سنت تھا۔ تو اب دلیل مل جانے پر اپنے عمل کو حدیثِ رسول کے مطابق کرے، یہ کیسی ہٹ دھرمی ہے کہ حدیثِ رسول کو اپنے پہلے سے طے شدہ اصول اور عمل کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتا رہے! (ماخوذ از ھدیۃ المسلمین ص ۵۴، از حافظ زبیر علی زئی)

خود تو بدلتے نہیں حدیث کو بدل دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسی سوچ وفکر سے اپنی پناہ میں رکھے آمین۔

۱۷: فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اس کے جس نے انکار کردیا۔ کسی نے پوچھا: انکار کرنے والا کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا۔ اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے میرا انکار کیا'' [صحیح بخاری ۷۲۸۰] نیز فرمایا:

۱۸: ''جس نے بھی میری سنت سے منہ موڑا وہ ہم میں سے نہیں ہے'' [بخاری ۵۰۶۳، مسلم: ۱۴۰۱]

۱۹: ''جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو اسے بجالاؤ'' [بخاری: ۷۲۸۸، مسلم: ۱۳۳۷]

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا:

۲۰: نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔ [بخاری: ۶۳۱]

۲۱: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہماری طرح نماز پڑھی۔ ہمارے قبلہ کا رخ کیا۔ اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان ہے۔ [بخاری: ۳۹۱] ایک دوسری روایت میں ہے۔

۲۲: ''مجھے اللہ نے حکم دیا کہ میں لوگوں کے ساتھ جنگ کروں جب تک لوگ اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرلیں۔ اور ہماری طرح نماز پڑھیں۔ [بخاری ۳۹۲]

۲۳: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری سنت کو اور میرے خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے پکڑلو''

[ابوداود: ۴۶۰۷، الترمذی: ۲۶۷۶ وقال: حسن صحیح وصححہ ابن حبان: ۱۰۲ والحاکم ۱/۹۵، ۹۶ ووافقہ الذھبی]

۲۴: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں دجال اور کذاب ہوں گے وہ تمہیں ایسی ایسی احادیث سنائیں گے جنہیں تم نے اور تمہارے آباواجداد نے نہیں سنا ہوگا۔ لہٰذا ان سے اپنے آپ کو بچانا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں گمراہ کردیں اور فتنہ میں ڈال دیں۔ [مسلم: ۷]

محترم بھائیو، بزرگو! اپنی نمازوں کی اصلاح کیجئے اور امام الانبیاء رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بنائی ہوئی ''نمازِ محمدی'' کو سینے سے لگائیں۔ اسی میں دونوں جہانوں کی کامیابی ہے۔

۲۵: ''جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو وہ عظیم کامیابی سے ہمکنار ہوگا'' [الاحزاب: ۷۱]

ورنہ یاد رکھیں ''قیامت کے دن انسان اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے'' بخاری: ۳۶۸۸ مسلم: ۲۶۳۹